سن ہجری ۱۴۳۴ھ

''اللھم أھلہ علینا بالأمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ''

ہم، گردشِ لیل ونہار کے خالق اور مالک ارض وسما کی بے حساب، بے شمار اور بے انتہا حمد وثنا اور اپنے عزیز تراز جان، مال واولاد، نبی حضرت محمد ﷺ پر لاکھوں کروڑوں درود وسلام کے بعد نئے اسلامی سال 1434 کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ حمد وثنا اظہارِ تشکر کیلیئے ہے کہ اس رب العالمین نے ہماری حیاتِ مستعار میں ایک مزید سال کا اضافہ فرمایا اور ہمیں سالِ نو میں سانس لینے کا وقت عطا فرمایا ہم اس ہلال نو کا استقبال دعائے مسنون سے کرتے ہیں۔ **اے ہمارے رب! محرم 1434 کا چاند ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرمانا۔ (تقبل اللہ منا و منکم)**

طالبانِ امن وسلامتی کو دعوتِ فکر دیتے ہیں توجہ فرمائیں۔ امن وسلامتی جو کرۂ ارض پر، بالخصوص پاکستان سمیت سارے عالم اسلام میں شاذ، کم یاب اور خواب وخیال ہو کر رہ گئی ہے اس کے حصول اور بازیافت کا راز اس دعا میں مضمر ہے۔ امن، ایمان اور سلامتی، اسلام میں رکھ دی گئی ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے خیر القرون، خلفائے راشدینؓ کے عہدِ ہمایوں اور اصحابِ رسولؐ کے دورِ مسعود میں امن وسلامتی درجہ کمال پر تھی جس کی نظیر تاریخ اپنے کسی بھی دور میں پیش نہ کر سکی۔ یہی وہ پر امن دور تھا جس میں حیرہ سے مکہ تک کا سفر کرنے والی زیورات سے مزین خاتون، تنہا تھی اور راہ سفر میں اسے خوف الٰہی کے سوا کوئی دوسرا خوف لاحق نہ تھا۔ کسی راہزن کا کھٹکا نہ تھا۔ یہ امن تھا یہ صرف ایمان باللہ سے قائم ہوتا ہے۔ خوفِ الٰہی ایمان کا جوہر ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں شیطان غارت گر ایمان اور دشمن اسلام ہے، ایمان اور اسلام محافظ وضامن امن وسلامتی ہیں فساد فی الارض شیطان کی کارستانی ہے جو دورِ حاضر میں شیطان اعظم امریکہ کی شکل میں موجود ہے، جدید جمہوری دنیا کا نام نہاد رہنما اپنے چہرے پر تہذیب وشائستگی کا ملمع چڑھائے ہوئے ہے مگر حقیقت میں وحشت ودہشت کا پیکر ہے اس کی خون آشامی کی عادت، اس کی بربریت کی شہادت ہے۔ وہ روئے زمین پر ہمہ وقت خون کی ندیاں بہا رہا ہے اسے الگ رکھیئے، ذرا اس کے دو قومی کھیل، باکسنگ اور فری سٹائل ریسلنگ دیکھیئے یہ اس کی وحشت ناک اور

دہشت زا۔ خلقت پر گواہ ہیں اس کے ریسلر کس بے دردی سے منہ پر مکے مارتے اور لاتوں، گھونسوں، ڈنڈوں، حتیٰ کہ آہنی سیڑھیوں، لکڑی کے تختوں اور ٹھڈوں سے ایک دوسرے کو مارتے، اعضائے جسمانی توڑتے اور ناک منہ سے خون بہاتے ہیں۔ یہ ان کی طبعی وحشت ہے یہی خلقی وحشت، دہشت گردی میں ڈھل گئی ہے اور وہ دہشت گردی کا بانی بن گیا ہے۔ دنیا کی تمام دہشت گردی کا ذمہ دار ہے، وہی سارے فساد فی الارض کا موجب ہے۔ وہ لومڑی کی طرح مکار ہے وہ اپنی مکاری میں اتنا لاثانی ہے کہ اپنی دہشت گردی کی سیاہی طالبان کے چہرے پر مل کر خود تہذیب و شائستگی کی مسند پر بیٹھ جاتا ہے مگر...... دراصل وہ ایک بدمست ہاتھی ہے جو تہذیب و تمدن کے چمن کو اپنے پاؤں تلے روندرہا ہے۔ وہی ہے جو اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کو مرواتا، انڈیا کے ہاتھوں کشمیریوں کو پٹواتا، ہمارے فاٹا اور کراچی وکوئٹہ میں ٹارگٹ کلنگ کراتا ہے۔ امریکی قوم، دراصل سارے یورپ کے مجرمین اور مفرورین کے گندے خون کا نچوڑ ہے۔

ہم اپنے اربابِ حل وعقد کی خدمت میں عرض کرنا چاہیں گے کہ امن وسلامتی اسلام اور ایمان باللہ سے مشروط ہے اسلام کے دامنِ رحمت میں آجائیں۔ ملک میں اسلامی تہذیب کو پروان چڑھائیں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو مسلمان کریں اسلامی قوانین رائج کریں پھر دیکھیں دہشت گردی کی جگہ امن وسلامتی کیسے بحال ہوتی ہے امن وسلامتی کا یہ نسخہ کیمیا ہمارا نہیں بلکہ رب کائنات کا تجویز کردہ ہے جس میں جملہ عوارض ارضی کی شفا رکھ دی گئی ہے۔

آہ فلسطین

یہودی اسرائیل، فلسطین پر بے رحمانہ بمباری کر رہا ہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں بلکہ شیطان اعظم امریکہ اسے تھپکی دے رہا ہے، کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے؟ اگر ہے تو بتایا جائے کہ امریکہ اس کی حمایت کر رہا ہے یا نہیں؟ کیا اس سے ہمارے اس مؤقف کا ثبوت نہیں ملتا کہ امریکہ ہی دہشت گردی کا موجد اور وہی اس کا سرپرست ہے اقوامِ متحدہ اور سلامتی کونسل کہاں ہیں؟ ہماری اپنی او۔آئی۔سی پر سکوتِ مرگ طاری ہے۔ جرمِ ضعیفی کی یا کتاب اللہ سے منہ موڑنے کی سزا ہے؟ مسلمان کسی بھی لحاظ سے کمزور نہ تھے اور نہ ہیں۔

ان کے پاس ڈالروں کے انبار، سونے کے پہاڑ اور تیل کے دریا ہیں۔ معاشی لحاظ سے وہ امریکہ اور یورپ سے زیادہ مضبوط ہیں مگر وہ پھر ضعیف ہیں، ان کی ضعیفی کی وجہ بے عملی اور بدعملی ہے انہوں نے احکامِ الٰہیہ سے منہ موڑا تو دولت واقبال نے ان سے منہ موڑا۔ ورنہ قرآن کا فیصلہ تھا کہ یہود اگر مسلمانوں سے لڑیں گے تو وہ